عیسیٰ ابن مریم – الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار

الفضل

فی پرچہ ار

قادیان

نمبر ایل ۴۳۵ رجسٹرڈ

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی عالعہ ترسیل زر محض بنام مینجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۳ — جلد ۱۴

مورخہ ۱۷ر مئی سنہ ۱۹۲۷ء — یوم سہ شنبہ — مطابق ۱۴ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ پیر کو مجلس ارشاد میں بھی نصائح فرمائیں۔

۲۴ر مئی بتقریب امپائر ڈے تمام دفاتر اور سکولوں میں تعطیل منائی گئی۔

مولوی اللہ دتا صاحب میرٹھ سے واپس آگئے۔ ان سے معلوم ہوا۔ کہ میرٹھ کے چماروں نے جو مجلس کی تھی۔ اس میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ ہم کوئی اور مذہب قبول کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہندوؤں سے اپنے حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان سے اپنی علیحدہ ہستی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے ہماری مدد کی جائے۔

اخبار احمدیہ

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان

احباب یہ سن کر خوش ہونگے کہ چودہری نور الدین صاحب چک نمبر ۶ ضلع منٹگمری جو ذیلداری کے امیدوار تھے۔ اور جن کی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ خدا کے فضل سے ذیلدار ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ وہ اپنے اس منصب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ ذیل جس میں میں ذیلدار کیا گیا ہوں۔ عرصہ ڈیڑھ سال ہوا کہ اسکا ذیلدار نواب الدین جو میرے ساتھ احمدیت کی وجہ عداوت رکھتا تھا۔ تمام نمبرداروں کو اپنے ہاتھ میں کر کے ایک نمبردار کے ذریعہ مجھ پر جھوٹا مقدمہ بنا کر مجھے قید کرانا چاہتا تھا۔ بلکہ آخر ان کو دھوکہ دیکر مجھے دو دم حوالات میں بھی بند کرا دیا تھا۔ میں تو خدا کے فضل سے بری ہو گیا۔ مگر نواب الدین انہی ایام میں سخت ذلیل ہو کر موقوف ہو گیا۔ اور اب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے طفیل حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں سنکر

مجھے ہی اس کی جگہ ذیلدار کر دیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

چوہدری صاحب اپنے متعلق احباب کی دعاؤں کی قبولیت کا اثر دیکھ کر اب یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اولاد نرینہ عطا کرے۔

نئے احمدی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی موضع اٹھوال ضلع گورداسپور میں تبلیغ کیلئے بھیجے گئے۔ جہاں پانچ دن تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ بفضل خدا ... اشخاص ... داخل احمدیت ہوئے۔

ممتاز بنک اور احمدی

مجھے دوران قیام لاہور میں سید عبدالرحمن صاحب چشتی کئی بار ملے۔ اور انہوں نے شکایت کی ہے۔ کہ دس بارہ ایسے احمدی احباب ہیں۔ جنہوں نے ممتاز بنک کے حصص خریدے ہیں۔ لیکن پانچ روپیہ پیشگی ادا نہیں کئے یا کچھ ادا کئے ہیں۔ اور کچھ رقم باقی ہے۔ پس جن احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ یا وہ بقایا ادا فرماویں۔ اور یا بوجہ عدم ادائیگی لکھ کر چشتی صاحب کو جواب دیں۔ خاموشی اختیار کرنا اور خطوط کا جواب نہ دینا نامناسب امر ہے۔ جس سے ہماری جماعت کے احباب کو احتیاط چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو احباب کسی وجہ سے قاصر رہے ہیں وہ فوراً اپنے عذر لکھ بھیجیں گے۔ اور جو خریداری قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنا روپیہ بھیجدیں گے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب چشتی کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی تحریر ہے۔ جس میں اس بنک کی شرکت ان شرائط پر جائز قرار دی ہے۔ جو درج تحریر مبارک ہیں۔ پس احباب بھی تسلی فرما کر جو امداد اس کام میں کریں گے وہ نہایت موزون ہوگی۔ شرائط مندرجہ تحریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ... اگر یہ بنک چل گیا۔ تو بہت بڑی کامیابی اور بہت ثواب کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نیازمند:۔ ذوالفقار علی قائمقام ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ قادیان۔
سپیشل ڈیوٹی لاہور

پراسپکٹس زراعتی کالج لائلپور

پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجے پر Sup dtt govt Printing, Punjab, Lahore سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ اور فارم داخلہ پرنسپل صاحب کالج سے مفت منگوایا جا سکتا ہے۔ ضرورتمند دوست مندرجہ بالا پتوں سے منگوائیں۔ (خاکسار۔ نذیر احمد مخدوم زراعتی کالج لائلپور)

توسیع اراضی مقبرہ بہشتی

اس تحریک میں جن احباب نے حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے معہ تعداد رقم درج ذیل ہیں۔

(۱) مرزا برکت علی صاحب آبادان ... صہ
(۲) میاں احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری ... صہ
(۳) بابو شریف احمد صاحب اسسٹنٹ اوورسیر نہر مادھو گنج ... عہ
(۴) شیخ غازی الدین۔ محمد یوسف پوسٹ ماسٹر ... } عہ
زبیدہ خاتون زوجہ شیخ غازی الدین ...
(۵) وکل جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ منشی محمد دین ملتانی سکرٹری مال ...
(۶) میاں عمر الدین صاحب کراچی ... عہ
(۷) سید صمصام الدین احمد صاحب سکرٹری سونگڑہ کٹک ... عہ

وہ احباب جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی خواہش رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں ۳۰ جون ۱۹۲۷ء تک مبلغ دو ہزار روپیہ کی رقم پوری کر دیں۔

(محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کارپرداز)

نادر موقع

حال ہی میں گورنمنٹ نے کچھ مربع آباد کئے ہیں وہاں ایسے دوکانداروں کی جو اپنے سرمایہ سے دوکانیں کریں۔ ان کے علاوہ نائی۔ دھوبی۔ لوہار۔ ترکھان۔ موچی۔ جھیوروں کی ضرورت ہے۔ جو وہاں کے زمینداروں کا کام کر کے ان سے حق الخدمت لیں گے۔ مربعوں میں ایسے پیشہ وروں کے لئے معقول آمدنی ہو جایا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ تبلیغ کے لئے وسیع میدان ہے۔ جو صاحب وہاں جا کر آباد ہونا چاہیں۔ بہت جلد دفتر امور عامہ میں درخواست معہ تصدیق چال چلن سکرٹری جماعت مقامی بھیجدیں۔ جلسہ سالانہ پر بھی اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ ہمارے احمدی پیشہ وروں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ والسلام۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

احمدیہ سٹور کے حصہ داران

دو سال سے بوجہ عدم اجتماع حصہ داران احمدیہ سٹور ممبران بورڈ آف ڈائرکٹرز احمدیہ سٹور قادیان کا انتخاب نہیں ہو سکا۔ اور جو خطوط بھیجے گئے۔ ان کا جواب نہیں دیا گیا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جملہ حصہ داران سٹور سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے۔ کہ تین جگہیں ڈائرکٹران کی جو خالی ہیں۔ ان کے لئے کون کون صاحبان مقرر کئے جائیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو بوجہ اس کے کہ مقبرہ بہشتی کا حصہ سٹور میں پانچ ہزار کے قریب ہے۔ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ممبر بورڈ آف ڈائرکٹران کے لئے پیش کرتی ہے۔ ان کے لئے بھی اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

(مرزا شریف احمد ناظر تجارت)

ہنٹلے پامر کمپنی کے بسکٹ

گذشتہ دنوں دوران سفر پٹھانکوٹ ان بسکٹوں کے متعلق مسئلہ کے دریافت کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ ہم نے اپنے قیام لنڈن میں ایک چٹھی کمپنی مذکور کو بدیں مضمون روانہ کروائی تھی۔ کہ تمہاری نسبت مشہور ہے۔ کہ تمہارے بسکٹوں میں سؤر کی چربی پڑتی ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ اس کے جواب میں کمپنی والوں نے لکھا۔ کہ یہ افواہ درست نہیں۔ آپ اپنا آدمی بھیجکر تسلی کرالیں کہ کوئی چیز جو کسی مذہب و ملت میں ممنوع ہے۔ ان بسکٹوں کی تیاری میں ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔ چنانچہ کمپنی کے کارخانہ کا معائنہ کیا گیا۔ اور کمپنی کے بیان کی تصدیق کی گئی۔ حضور نے فرمایا۔ ان بسکٹوں کا استعمال جائز ہے۔ پس میں احباب کی اطلاع کے لئے اس نوٹ کو شائع کرتا ہوں۔ (خاکسار عبدالحکیم احمدی شملوی)

میڈیکل سکول امرتسر کا داخلہ

انٹرنس کا نتیجہ نکلنے کے چار ہفتے بعد ہوگا۔ درخواستیں بنام پرنسپل میڈیکل سکول امرتسر نتیجہ نکلنے کے بارہ دن تک ضرور پہنچ جانی چاہئیں۔ ورنہ نامنظور کر دی جاوینگی۔ پراسپکٹس اور فارمیں برائے داخلہ "سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور" سے ۹ر بھیجکر منگائی جا سکتی ہیں۔ ٹکٹ نہیں۔ بلکہ ۹ر کے پیسے بھیجنے چاہئیں۔ ٹکٹ اگر ارسال کئے جائیں۔ تو واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ تمام قواعد کا پتہ پراسپکٹس سے لگ جائیگا۔ اطلاعاً عرض ہے۔"

(محمد احمد میڈیکل سٹوڈنٹ امرتسر)

جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی

اگر کوئی صاحب لاہور چھاؤنی صدر بازار کسی کام کے لئے تشریف لائیں۔ تو انجمن احمدیہ کے دفتر میں ضرور تشریف لائیں۔ خاکسار دفتر میں شام کے چار بجے سے لیکر رات کے ۹ بجے تک حاضر ہوگا۔ اس جگہ عرصے سے ایک ریڈنگ روم کھولا گیا ہے۔ اگر اخبارات ایڈیٹر اور انگریزی ریویو جاری کرا دیں۔ یا کوئی اور ٹریکٹ یا سلسلہ کے دیگر اخبارات روانہ فرما دیں۔ تو آپ کی ازحد مہربانی ہوگی۔

(خاکسار۔ محمد صادق مینجر احمدیہ ریڈنگ روم صدر بازار لاہور)

علاقہ لورالائی کے احمدی

مجھے علاقہ لورالائی کے احمدی برادران سے خاص کام کے لئے پتے درکار ہیں۔ اپنے اپنے پتہ حسب ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمن (موگے والے) ہسپتال شالکوٹ ریلوے سٹیشن ضلع ملتان)

ایک ہندو بچہ

آج ۲۰ مئی صبح ایک ہندو دوکاندار کا لڑکا میرے پاس آکر ملتجی ہوا۔ کہ مجھے مسلمان کیا جائے۔ مگر اسے ہندو سٹیشن ماسٹر کے ذریعے اس کے وارثوں کو واپس کیا گیا۔ کہ ابھی یہ ناسمجھی کے زمانے میں ہے۔ اگر اس طرح کسی مسلم لڑکے کا کسی ہندو سے پالا پڑتا۔ تو نہ معلوم وہ اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیتا۔ (شیخ فضل حق احمدی ریلوے گارڈ)

درخواست ہائے دعاء

خاکسار عرصہ چار ماہ سے درد معدہ و درد جگر میں مبتلا رہا آتا ہے۔ احباب عاجز کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ کریم جلد شفاء عطاء فرماوے۔ (عبدالرحمن پرنٹر الفضل قادیان)

امسال میرے پوتے بشیر احمد نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار عبدالرحمن۔ امیر جماعت احمدیہ شہر انبالہ)

میں لاہور کے شفاخانہ میں زیر علاج ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(فیروز خان داماہوں والا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۲۷ مئی ۱۹۲۷ء

کشمیر کے احمدی مومنانہ شان سے مصائب برداشت کریں

احمدیوں کو ستانے والوں سے دردمندانہ گذارش

ہندوستان کے ان علاقوں میں سے جہاں آریہ شدھی کا دام پھیلا رہے ہیں۔ کشمیر بھی ایک علاقہ ہے۔ وہاں نہایت وسیع پیمانہ پر آریہ مصروف عمل ہیں۔ ہزارہا ادنےٰ اقوام کے لوگوں کو آریہ بنانے کے علاوہ مسلمانوں پر بھی ان کی خاص نظر ہے۔ عیسائی بھی ہزاروں مسلمانوں کو عیسائی بنا چکے ہیں۔ لیکن کس قدر افسوس ہے۔ کہ کشمیر کے علماء نہ صرف ان مخالفین اسلام کے حملوں سے مسلمانوں کو بچانے کی کوئی کوشش نہیں کر رہے۔ بلکہ اسلامی فرقوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے میں مشغول ہیں۔ ہمیں بانڈی پورہ (کشمیر) سے ایک نہایت دردناک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کچھ مولویوں نے جامع مسجد میں احمدیوں سے بائیکاٹ کرنے کا اعلان عام کر دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے۔ کہ احمدیوں پر ہر قسم کا تشدد کرنا کار ثواب ہے۔ ایک احمدی دوکاندار کی دوکان کے ارد گرد آدمی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ کوئی سودا نہ خریدے۔ بہتے چشموں پر وضو تک کرنے اور کھلے میدان میں نماز پڑھنے سے بھی روکا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے قرض دینا ہے۔ ان سے کہدیا گیا ہے۔ کہ احمدیوں کا مال کھا لینا جائز ہے۔ قرض ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ قریباً پچاس دیہات کی آبادی کے مقابلہ میں معدودے چند احمدی ہیں جنہیں مبتلائے مصائب و آلام کر رکھا ہے۔ اور یہ اسی چٹھی کے الفاظ ہیں۔ کہ آہ جنت نظیر خطہ کشمیر ہمارے لئے جہنم بن گیا۔ باقی مذاہب کے لوگ اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن احمدیوں کے لئے چین کی گھڑی نہیں“۔

ہم اپنے ان مظلوم بھائیوں کو صبر اور شکر کی تلقین کرتے ہوئے کہیں گے۔ کہ ظلم پر ظلم اٹھائیں۔ مگر حرف شکایت زبان پر لانے کی بجائے خدا تعالےٰ کے حضور گڑگڑائیں۔ اور دعا کریں۔ کہ الٰہی تو ہی ان لوگوں کو سمجھ دے۔ تا یہ تیرے دین کے خادموں کو ستانے اور دکھ دینے کی بجائے ان کے ساتھ مل کر دشمنان اسلام کا قلع قمع کرنے والے بنیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ جس طرح ہمیشہ اپنے مظلوم بندوں کی مدد کرتا رہا ہے۔ اسی طرح اب بھی کریگا۔ اور ضرور کریگا۔ ضرورت صرف اس کی امداد حاصل کرنے کی سچی تڑپ اور حقیقی اضطراب پیدا کرنے کی ہے۔ اور یہ نادان مخالفین ہمارے احمدی بھائیوں میں پیدا کرنے میں کمی نہیں کر رہے۔

مصائب کے ایام بے شک کڑے ہوتے ہیں لیکن ہمیشہ نہیں رہتے۔ جلد یا بدیر گذر جاتے ہیں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مشکلات برداشت کرتے ہوئے ثابت قدم رہتے ہیں۔ وہ مصائب کی کٹھالی میں سے کندن بن کر نکلتے ہیں۔ اور نہ صرف خود ان کے سینے نور سے بھر جاتے ہیں بلکہ دوسروں کو منور کرنے کے بھی قابل ہو جاتے ہیں۔ پس ہمارے کشمیر کے وہ بھائی جن پر ان دنوں بعض غفلت شعار لوگوں اور ان کے کوتہ اندیش دیوبندی مولویوں نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ مردانہ وار ان مصائب کو برداشت کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ ان تکالیف کو دور کر دے۔ ساری جماعت کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن اگر خدا کی یہی رضا ہے۔ کہ ابتلاء کے دن کچھ اور لمبے ہوں۔ تو اسی کی رضا پوری ہو۔ اور وہ صبر و استقلال کی توفیق دے۔

اس کے ساتھ ہی ہم احمدیوں کو ستانے اور دکھ دینے والوں سے بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ احمدی کہیں بھاگے نہیں جاتے۔ تمہارے پاس ہی رہیں گے۔ اگر خدانخواستہ تمہیں یہ گوارا نہیں۔ کہ اس جماعت کے افراد تمہارے اندر موجود رہیں۔ جو اپنا سب کچھ اسلام کی اشاعت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت قائم کرنے کے لئے صرف کر رہی ہے۔ تو جو تمہارا جی چاہے کرنا۔ مگر خدا را اس وقت انہیں دکھ نہ دیجئے۔ جبکہ اسلام دشمنوں کے نرغے میں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و شان کو بٹہ لگایا جا رہا ہے۔ آپ کی امت کہلانے والوں کو آپ کے خلاف بدزبانی کرنے والے بنایا جا رہا ہے۔ اور یہاں تک تہیہ کر لیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے بالکل مٹا دیا جائے۔ اور دشمنان اسلام کو ان کے ان ارادوں میں ناکام کرنے کیلئے احمدی کھڑے ہو گئے ہیں۔ ایسی خطرناک گھڑی میں احمدیوں کو فرصت دیجئے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ورطہ ہلاکت سے بچانے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ کریں۔ اور دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو جلا کر بھسم کر ڈالنے کے لئے جو آگ بھڑکائی ہے۔ اس میں کود کر اسے ٹھنڈا کر دیں۔ تا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ارتداد کے جہنم میں گرنے سے بچ جائے۔ خوب ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے۔ اس مقصد اور مدعا کے لئے احمدی جماعت کو مہلت اور وقفہ دیتے میں آپ ایسے لوگوں کا کسی پہلو سے بھی نقصان نہیں۔ اگر احمدی عیسائیوں اور آریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور انشاء اللہ ضرور کامیاب ہونگے۔ تو آریوں اور عیسائیوں کے مسلمانوں کو مرتد کر لینے کی وجہ سے آپ لوگوں کی تعداد میں جو کمی واقعہ ہو جاتی۔ وہ نہیں ہوگی۔ اور اس طرح آپ لوگ احمدیوں کے مقابلہ میں احمدیوں ہی کی وجہ سے اس حالت سے زیادہ مضبوط ہونگے۔ کہ عیسائی اور آریہ تم میں سے سینکڑوں اور ہزاروں کو نکال کر اپنے اندر شامل کر لیتے۔ لیکن اگر خدانخواستہ احمدیوں کو اس مہم میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو یاد رکھو احمدی وہ نہیں ہیں۔ کہ جس میدان میں اتریں۔ اس میں اگر کامیابی حاصل نہ ہو۔ تو جان بچا کر بھاگ جائیں۔ ان کے لئے ہزار درجہ بہتر ہوگا۔ کہ ناکامی کی زندگی پر بہادرانہ موت کو ترجیح دیں۔ اور اگر دشمنان اسلام سے اسلام کو نہ بچا سکیں۔ تو اپنے آپ کو بھی نہ بچائیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ یہ صورت واقعہ ہو۔ (جس کے متعلق خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی ذرہ نوازی کے بھروسہ پر ہمیں عین الیقین ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوگا۔ لیکن ہمارے مخالفوں کے نزدیک تو یہ ناممکن نہیں۔ بلکہ عین ممکن ہے۔ کیونکہ جب ہمارے پاس حقیقی اسلام نہیں۔ تو ان کے نزدیک اسلام کی فتح ہمارے ہاتھوں کس طرح ممکن ہے) تو پھر کسی اور کو ہمارے خلاف کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

پس ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر وہ لوگ بھی ہماری طرف سے بالکل مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔ جو اسلام کو مٹانے والوں کی نسبت ہم خادمان اسلام کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور ہمیں اسلام کی حفاظت کے متعلق اپنا فرض ادا کرنے دیں۔

ہماری یہ گذارش کوئی ایسی نہیں ہے۔ جسے کوئی بھی انسان خواہ وہ دشمنی اور عداوت میں کتنا ہی بڑھ گیا ہو۔ منظور نہ کر سکے۔ ہم یہ اسلئے نہیں کہہ رہے۔ کہ ہم خدا کی راہ میں مصائب اور تکالیف اٹھانے سے ڈرتے ہیں۔ جب ہمارے بھائیوں نے پتھروں کی

بوچھاڑوں کے نیچے خوشی خوشی جان دے دی۔ تو پھر اس سے کم تکلیفیں ہمیں کیونکر حراساں کر سکتی ہیں۔ اسی طرح ہم یہ گذارش اس لئے نہیں کر رہے ہیں۔ کہ ہم دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہمارے دلائل کی صداقت اور قوت میں اب بھی کسی کو شبہ ہو سکتا ہے۔ جب کہ دنیا کے کونے کونے میں لاکھوں آدمی ان کے سامنے سر تسلیم خم کر چکے ہیں۔ اور روز بروز کر رہے ہیں۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ اسلام پر اور مسلمان کہلانے والوں پر اس وقت جو نازک گھڑی آئی ہوئی ہے۔ وہ تقاضا کر رہی ہے۔ کہ ہم ہمہ تن دشمنان اسلام کو ناکام بنانے میں لگ جائیں۔ کیا اسلام کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کہلانے والوں۔ اور اپنا نام مسلمان بتانے والوں سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ایسی اہم اور ضروری مہم میں ہم پر پیچھے سے حملہ آور نہ ہوں۔ بلکہ جس قدر ممکن ہو۔ ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ الیس منکم رجل رشید۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے اعلانات کی اشاعت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مضمون "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" کے عنوان سے دفتر ترقی اسلام نے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر شائع کیا ہے اور احمدی جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ چونکہ اس کا تمام ہندوستان میں پھیلانا ضروری ہے۔ اسلئے نہایت احتیاط کے ساتھ ایسے لوگوں میں اسے تقسیم کیا جائے۔ جن کے مستفیض ہونیکا خیال ہو۔ اور پھر تقسیم کرنے کے بعد ان سے مل کر پوچھا جائے۔ کہ وہ کہاں تک اس میں بیان شدہ تجاویز پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جو لوگ تیار ہوں۔ انہیں مقررہ فارم کے ذریعہ اس انجمن کا ممبر بنایا جائے۔ اور نتیجہ سے دفتر ترقی اسلام کو اطلاع دی جائے۔

اسی طرح اس بارے میں جو مشکلات اور روکاوٹیں پیش آئیں۔ ان سے بھی آگاہ کیا جائے۔ تاکہ ان کو دور کرنے کی کوشش کی جا سکے۔

اسی سلسلہ میں وقتاً فوقتاً اور بھی اشتہار بھیجے جائیں گے ان کو عام مجمعوں میں پڑھ کر سنایا جائے۔ اور پبلک مقامات پر چسپاں کیا جائے۔ تاکہ عام لوگ ان سے واقف ہو سکیں۔ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ درد دل کے ساتھ مسلمانوں کی بہتری اور راہ نمائی کے لئے جو اعلان رقم فرمائیں۔ اور جنہیں بہت سا خرچ کر کے چھپوایا جائے۔ وہ ہماری سستی کی وجہ سے ایسے لوگوں تک نہ پہنچ سکیں۔ جو ان کے مستحق ہیں۔

امام جماعت احمدیہ کا ایک اشتہار اور معاصر "مشرق"

معاصر "مشرق" (۱۵ مئی) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کو جو "فسادات لاہور پر تبصرہ" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ اپنے صفحات میں درج کرتا ہوا رقمطراز ہے۔

"ہم جناب مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا ایک اعلان ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس کو پڑھ کر ہر ہندو مسلمان سکھ اگر انصاف رکھتا ہے۔ تو محسوس کریگا کہ کس جذبے اور انسانی خلوص کے جوش میں جناب امام صاحب جماعت احمدیہ نے یہ لکھا ہے۔ کاش ہم میں اسی جذبے اور حمیت اور شان اسلام کے قائم رکھنے والے بہت سے خادم و مخدوم قوم پیدا ہو جاتے۔ اس لئے ہم جناب مرزا صاحب قبلہ سے یہ عرض کریں گے۔ کہ اس وقت مسلمانان ہندوستان آپس کی فرقہ بندی میں مصروف ہیں۔ اور ابھی ہوش نہیں آیا ہے امید ہے۔ کہ جلد چونکیں گے۔ اس لئے جناب ہی حیثیت نفس مسلمانوں اور ہندوؤں میں جو فساد برپا ہیں۔ ان کے مٹانے کی سعی فرماویں اسلام جس نازک حالت میں ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور قوم اب تک "خبرم نیست کہ منزل گہ مقصود کجاست" کے چکر میں ہے۔ احمدی جماعت کی للہیت کے ہم معترف ہیں۔ اور ہم ان کے احساس کے معرف ہیں۔ اگر ہر شہر میں احمدی جماعت کے مبلغ محض اس خیال سے بھیج دیئے جائیں۔ کہ وہ حفاظت اسلام کا کام کریں۔ فرقہ بندی سے کچھ سروکار نہ رکھیں۔ تو مسلم قوم اور اسلام کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے کہ اس جماعت کے مبلغ ایثار اور اخلاقی قربانی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ جس کا تجربہ ہم کو ہو چکا ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ لاہور کے اکابر اسلام نے اس وقت جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ہمدردی عام کا شکریہ حاصل کیا ہے۔ اور جناب مرزا صاحب مدظلہ کے اعلان سے غیر اقوام کو احساس ہوگا۔ کہ اسلام تاقیامت زندہ رہے گا۔ بفضل خدا۔"

ہم معاصر موصوف کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے پنجاب کے مختلف علاقوں میں مبلغ بھیج دیئے ہیں۔ اور کچھ عنقریب جانے والے ہیں۔ ان سب کو جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان کا لب لباب یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس فتنہ کا متحد ہو کر مقابلہ کرنے کے لئے تیار کریں۔ جو اسلام کے خلاف کھڑا ہوا ہے۔

ہندوؤں کی معصومیت کی حقیقت

فسادات لاہور کا ذکر کرتا ہوا آریہ اخبار پرکاش (۱۵ مئی) لکھتا ہے۔

"یہ ٹھیک ہے۔ کہ ہندوؤں نے مار کھائی ہے۔ اور بہت زیادہ مقدار میں مرے۔ اور زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں یہ تسلی ضرور ہے۔ کہ انہوں نے کسی بے گناہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اور بے گناہوں کو مارنے سے خود حالت معصومیت میں مر جانا اچھا سمجھا ہے۔"

اگر یہ "تسلی" ہندوؤں کے زیادہ مرنے اور زیادہ زخمی ہونے سے پیدا نہیں ہوئی۔ اور ہندو ایسے ہی معصومیت کے پتلے تھے۔ تو کیا بتایا جائیگا۔ کہ دوران فسادات میں سات آٹھ مسلمان جو قتل ہوئے بہت سے زخمی ہوئے۔ انہوں نے کیا گناہ کیا تھا۔ کیا ان بے گناہوں پر ہاتھ اٹھانے والے ہندو ہی نہ تھے۔ یقیناً تھے۔ پس ہندوؤں کے مد نظر مرنا نہیں۔ بلکہ مارنا تھا۔ ہاں نتیجہ ان کے اختیار میں نہ تھا۔ اسلئے وہی ہوا جو مقدر تھا۔

نیوگ پر عمل کرو یا اسلامی تعلیم مانو

اخبار ملاپ ۸ مئی لکھتا ہے۔

"حال ہی میں شریمتی رام پیاری عمر ۲۲ سال ساکن موضع ..... تحصیل ..... ضلع پشاور مع اپنے پانچ سالہ لڑکے کے شادی کی غرض سے مسلمان ہوگئی۔ باوجود اس کے کہ سبھا کے ممبران بلکہ عورتوں نے بھی ودھوا کو سمجھایا۔ ودھوا کے رشتہ داروں نے تب ہی اطلاع دی۔ جبکہ معاملہ بگڑ چکا تھا۔ افسوس ہندو جاتی کو ایسے ایسے واقعات سے بھی سبق سیکھنے نہیں آتے۔"

معلوم نہیں۔ ایسے واقعات سے ہندو جاتی کو "ملاپ" کیا سبق سکھانا چاہتا ہے۔ کیا یہ کہ وہ بیواؤں کی دوبارہ شادی کر دیا کریں۔ اگر یہی سبق ہے۔ تو اس وقت تک یہ کس طرح سیکھا جا سکتا ہے۔ جب تک وید اور ستیارتھ پرکاش دنیا میں موجود ہیں۔ جن میں بیوہ کی دوبارہ شادی کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بجائے "نیوگ" کرنے کرانے کا حکم ہے آریہ صاحبان کو چاہیئے۔ یا تو ہندو جاتی کو نیوگ کے سبق پڑھائیں۔ یا پھر ویدوں کو چھوڑ کر اسلام کی تعلیم کے آگے سر تسلیم خم کریں۔ جن میں بیواؤں کی شادی کی نہایت تاکید آئی ہے۔ آریوں کو جو بات زیادہ پسند ہو۔ وہ اختیار کریں۔ اور اگر وہ ضد اور تعصب سے کام نہ لیں گے۔ تو انہیں کو جواب دینے میں کوئی عذر نہ رہے گا۔ جس کے احکام پر عمل کرنا نہ صرف دو بھر ہونے سے بھی بدتر ہے۔ اور جسے وہ عملی طور پر ترک کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

کسی کے دشمن نہ بنو،

ہندوؤں کی ہوشیاری اور چالاکی دیکھئے ترک موالات کے عروج کے زمانہ میں بھی انہوں نے سرکاری حکام سے نہ بگاڑی۔ اور ان کے بڑے بڑے لیڈروں کے تعلقات سرکاری حکام سے اسی طرح دوستانہ بلکہ خادمانہ رہے۔ جس طرح پہلے تھے۔ لیکن مسلمانوں نے اندھا دھند جوش میں آکر چھوٹے بڑے تمام حاکموں سے دشمنی اور عداوت کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اس سے مسلمانوں کو جس قدر نقصان اٹھانا پڑا۔ ظاہر ہے۔ لیکن اب جبکہ ہندو مسلمانوں کو مٹانے کے لئے پورے سازوسامان اور ساری قوت وطاقت کیساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت بھی مسلمانوں کے ایسے خیر خواہ موجود ہیں۔ جو انہیں مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ دونو کو اپنا دشمن سمجھو۔ یعنی انگریزوں کو بھی اور ہندوؤں کو بھی"

اگر خدانخواستہ مسلمانوں نے یہ ارادہ کر لیا ہے۔ کہ

اپنے ہاتھوں سے گلا کاٹیں گے اپنا اک دن
کون بیٹھا رہے پابند قضا ہو کر

تو ان کی مرضی۔ دونوں کو نہیں ساری دنیا کو اپنا دشمن بنالیں۔ لیکن اگر زندہ رہنا ہے۔ تو ہوش وخرد سے کام لے کر اپنے دوست پیدا کرنے چاہئیں۔ نہ کہ خواہ مخواہ دشمنوں میں اضافہ کیا جائے۔ اور اسلام کی تو یہ تعلیم ہے۔ کہ کسی کے بھی دشمن نہ بنو۔ ہاں جو تمہارا دشمن بنتا ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی کوشش کرو لیکن اس وقت حکام سے خواہ مخواہ بگاڑ کر اپنے لئے دو طرف سے مصیبت کو دعوت نہیں دینی چاہئے۔ بلکہ نہایت سلامت روی اور دور اندیشی سے کام لے کر دشمن کے حملہ کو ناکام کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

ہندو لیڈروں کو قتل کی دھمکیاں

چند ہی دن ہوئے ہندو اخبارات نے شائع کیا تھا۔ کہ پنڈت مالویہ صاحب کو خطرناک ارادہ سے تلاش کرتے ہوئے دو شخص مسلمان ان کی کوٹھی پر آئے۔ جنہیں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے بعد معلوم نہیں ہوا پولیس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا اگر پولیس کے نزدیک بھی وہ مشتبہ قرار پاتے۔ اور کوئی ایسا آلہ ان سے برآمد ہوتا۔ جو انسانی جان لینے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تو یقیناً ہندو اخبارات اس بارے میں خموش نہ رہتے۔ ان کی خموشی بتاتی ہے۔ کہ ان بیچاروں کو محض اس لئے حوالہ پولیس کیا گیا۔ کہ انہوں نے مسلمان ہو کر پنڈت مالویہ کی کوٹھی پر جانے کی جرأت کی۔ اب ڈاکٹر مونجے کے متعلق لکھا جا رہا ہے۔ ان کو اس مضمون کا خط موصول ہوا ہے۔ "دہلی میں تو صرف ایک شردھانند ہی قتل کیا گیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب آپ اور آپ کے تمام ساتھی ایک سال کے اندر اندر قتل کر دیئے جائیں گے۔ اور تمہارے سر دروازہ جمنا میں لٹکا دیئے جائیں گے"

اس خط کو کسی مسلمان کا خط قرار دیکر مونجے صاحب نے پولیس کے سپرد کر دیا ہے۔ اور ہندو اخبارات اس کی بنا پر مسلمانوں کے خلاف سخت بدزبانی کر رہے ہیں اور اشتعال دلا رہے ہیں۔ حالانکہ ایک معمولی سی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی باتیں محض شورش انگیزی اور مسلمانوں سے دشمنی اور عداوت پیدا کرنے کے لئے بنائی جاری ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہی کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان نے ڈاکٹر مونجے کو اس قسم کا خط لکھا۔ کیوں نہ سمجھا جائے۔ کسی فتنہ انگیز ہندو ہی کی یہ حرکت ہے۔ تاکہ اس طرح مسلمانوں کو برا بھلا کہا جا سکے۔ ورنہ جو شخص کسی کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ اس کو خط نہیں لکھا کرتا۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف الزام تراشی کرتے وقت عقل وسمجھ سے بھی کچھ کام لینا چاہئے۔

بانی آریہ سماج کی ناقابل برداشت گالیاں

آریہ سماج کی فتنہ انگیزیاں اب اس حد کو پہنچ چکی ہیں۔ کہ بڑے بڑے ہندو لیڈر بھی بانی آریہ سماج اور آریوں کو ان کا ذمہ دار قرار دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بنگال کے مشہور ہندو لیڈر بابو بپن چندر پال کا ایک مضمون کلکتہ کے اخبار انگلش مین ۱۳ مئی میں "ہندو مسلم ہنگامہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"آریہ سماج نے ایسے مسائل پیش کئے۔ جنہوں نے ہندو تمدن کے ہمہ گیر ہونے کو تباہ کر دیا۔ آریہ سماج نے واحد اور قطعی طور پر ویدوں کے الہام کا دعویٰ کیا۔ اور اس طور پر دنیا کی دیگر مقدس والہامی کتب کی صداقت سے انکار کیا گیا۔ آریہ سماج کے بانی نے دیگر ہندوستانی یا غیر ہندوستانی مذاہب کے بانیوں کو ناقابل برداشت گالیاں دی ہیں" (ملاپ ۱۷ مئی)

آریہ صاحبان کو یہ الفاظ اچھی طرح نوٹ کر لینے چاہئیں جو ایک غیر مسلم نے اس بدزبانی کے متعلق لکھے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مقدس رسول اور بانی اسلام کے خلاف ستیارتھ پرکاش میں کی گئی ہے۔

ہندو مسلم فسادات کی جڑھ

در اصل ہندو مسلم فسادات کی جڑھ یہی کتاب "ستیارتھ پرکاش" ہے۔ جس نے ایک طرف تو آریوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف سخت کینہ اور بغض بھر دیا اور دوسری طرف مسلمانوں کے قلوب کو زخمی کر کے رکھ دیا۔ بابو بپن چندر پال کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

562

"ستیارتھ پرکاش میں مصنف نے سختی سے دیگر مذاہب کے بانیوں کی راتوں پر ہی نہیں بلکہ انکی زندگی اور چلن پر بھی حملہ کیا ہے کسی مسلمان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اپنے مذہب و پیغمبر کے لئے اس قسم کی دشنام دہی کو برداشت کر سکے۔ عیسائیوں میں زیادہ قوت برداشت ہے۔ ورنہ جس طور بانی آریہ سماج عیسائیوں کی مقدس کتب اور عیسےٰؑ کی زندگی اور چلن سے سلوک کرتا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کی مہلک تکلیف ورنج پہنچاتے۔ جس طرح مسلمانوں نے آریہ سماج کے مسائل کے مستند بیان سے تکلیف محسوس کی ہے۔ بلاشک وشبہ یہ اس مہلک کشیدگی کا سبب ہے۔ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں میں پائی جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ آریہ سماج نے مسلمانوں کے خلاف جنگجویانہ پروپیگنڈا کی طرف راسخ الاعتقاد ہندوؤں کو بھی کھینچ لیا۔ آریہ سماجیوں نے سناتنی ہندوؤں کو بھی نہ چھوڑا۔ آریہ سماج نے سکھوں کو بھی نہ چھوڑا"

جب تک فتنہ کی یہ جڑھ نہ کٹیگی۔ اس وقت تک آریوں کی ذہنیت نہیں بدل سکتی۔ اور جب تک ان کی ذہنیت نہیں بدلتی۔ اس وقت امن بھی قائم نہیں ہو سکتا۔

ناخلف بچہ

بابو بپن چندر پال نے آریہ سماج کو عیسائیت اور اسلام کا بچہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جنگجو آریہ سماج عیسائیت واسلام کے جھنڈے تلے ایک نقل تھی۔ آریہ سماج کے بانی نے ویدوں کے لئے وہی دعاوی قائم کئے۔ جو عیسائی واسلام قرآن وانجیل کے لئے کرتا تھا حقیقتاً آریہ سماج اسلام اور عیسائیت کا بچہ تھا۔ جسے ہندوازم کی سرزمین میں اٹھایا گیا۔ اور موجودہ فرقہ وارانہ لڑائی اسلام اور اس کے روحانی بچہ آریہ سماج میں ہے"

اگر نہایت بھونڈے طریق سے کسی کی نقل کرنے والا اس کا بچہ کہلا سکتا ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ آریہ سماج عیسائیت اور اسلام کا ناخلف بچہ ہے۔ جس نے اسلام اور عیسائیت کے جھنڈے کے نیچے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی۔ لیکن پھر اسلام اور عیسائیت کے خلاف ہی سب سے بڑھ کر بدزبانی کی۔

علماء دیوبند سے

معاصر مدینہ (۱۷ مئی) علماء دیوبند کو مخاطب کر کے یوں لکھتا ہے:۔ "یہ کیا یہ افسوس اور حیرت کا مقام نہیں ہے۔ کہ قادیانیوں اور غیر مقلدین کے خلاف تکفیر وتفسیق کی بے پناہ مہم جاری کرنے میں تو علماء دیوبند ساری دنیا کے پیش پیش ہوں۔ لیکن ان کا مقابلہ کرنا تو در کنار کفار ومشرکین کے مقابلہ کیلئے بھی طلبہ میں اہلیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی" علماء دیوبند کو مقتضائے وقت دیکھکر اپنی سرگرمیوں کا رخ ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرف پھیرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جان لینے کیلئے نہیں بلکہ جان دینے کیلئے قربانی کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جس طرح دنیا میں باقی تمام چیزیں ایک جہت سے اچھی اور ایک جہت سے بری ہوتی ہیں۔ اسی طرح قربانی بھی ایک جہت سے اچھی اور ایک جہت سے بری ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دنیا کی کوئی ترقی۔ دنیا کی کوئی کامیابی۔ دنیا کا کوئی آرام۔ دنیا کا کوئی سکھ قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے ایک استاد کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کا قول تھا لوگ خدا کو میٹھے میٹھے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ایک نانبائی کو نہیں دیکھتے جسے ایک روٹی کے لئے تین دفعہ جہنم میں جانا پڑتا ہے۔ پہلے روٹی لگانے کے لئے۔ پھر اسے اٹھانے کیلئے۔ پھر نکالنے کے لئے۔ اس طرح تین دفعہ جہنم میں ایک روٹی کے لئے اسے جانا پڑتا ہے۔ مگر

خدا کے لئے

کچھ بھی تکلیف اٹھانا پسند نہیں کرتے۔ اور چاہتے ہیں یونہی خدا مل جائے۔ مگر وہ کونسی چیز ہے۔ جو بغیر قربانی کے ملتی ہے

نسل انسانی

کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ کہ بچے پیدا ہوں۔ اور اس وجہ سے خدا نے بچے ماں باپ کے لئے محبوب بنا دیئے ہیں۔ لیکن ذرا غور کرو۔ بچے کے پیدا کرنے کے لئے کتنی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے باپ کو بھی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس وقت میں اس کی تشریحات میں نہیں جانا چاہتا۔

ماں کی قربانی

ظاہر ہی ہے۔ ماں کے لئے بچہ جننا موت کے مساوی ہے۔ ہر عورت جس نے کوئی بچہ جنا۔ جب اس کے بچہ جننے کے دن قریب آتے ہیں۔ تو وہ عورت کہتی ہے۔ معلوم نہیں بچتی ہوں۔ یا نہیں۔ اور فی الواقع وہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے۔ اور تکلیف اتنی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کی ہیبت اس طرح قلب پر طاری ہوتی ہے۔ کہ کسی عورت کی زندگی کا یقین تو الگ رہا۔ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ زندہ رہیگی۔ واقعہ میں اس وقت

موت کے دروازہ تک

پہنچ کر عورت واپس آتی ہے۔ اور بہت سی نہیں بھی آتیں۔ بچہ پیدا ہو کر اس جہان میں آتا ہے۔ اور وہ اگلے جہان میں پہنچ جاتی ہیں۔ دنیا میں مسکین رہ جانے والے بچے جن کی مائیں بچپن میں فوت ہو جاتی ہیں ان کے متعلق اگر دریافت کرو۔ تو ان کا اکثر حصہ ایسا ہوگا۔ کہ پیدائش کے وقت مائیں اس تکلیف کو برداشت نہ کر کے مر گئیں۔ یا اس تکلیف کے اثرات ان کی صحت پر ایسے پڑے۔ کہ بعد میں مر گئیں۔

غرض

عورت

اپنے اوپر موت قبول کر کے بچہ دنیا میں لاتی ہے۔ اور یہ اس کی

بہت بڑی قربانی

ہوتی ہے۔

پھر دیکھو علم کے حصول کے لئے بچے کتنی موتیں قبول کرتے ہیں۔ ایک بچہ اپنی ان نازک طاقتوں کے ساتھ جو ذرا سے جھونکے سے کملا جاتی ہیں۔ راتوں کو بیٹھا محنت کرتا ہے۔ تاکہ علم حاصل کرے۔ ماں باپ کی بھی بہت قربانیاں ہوتی ہیں۔ مگر جو بچہ محنت کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی قربانی بہت بڑا درجہ رکھتی ہے۔ وجہ یہ کہ ماں باپ تو سمجھ کر اور فوائد کو مدنظر رکھ کر قربانی کرتے ہیں۔ مگر وہ آٹھ دس سال کا بچہ جو دوسرے بچوں کو کھیلتا کودتا دیکھتا ہے۔ مگر وہ محنت کر رہا ہوتا ہے۔ بچپن کے لحاظ سے بیسیوں امنگیں اس کے دل میں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو وہ دباتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی

بہت بڑی قربانی

کر رہا ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے لئے موت قبول کر رہا ہوتا ہے۔ گو اس کا

نتیجہ اور پھل

وہی کھاتا ہے۔ مگر اس وجہ سے اس کی قربانی کم شاندار نہیں ہو جاتی کیونکہ جب وہ قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے لئے نہیں کرتا۔ بلکہ ماں باپ کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ ایک آٹھ نو سال کے بچہ کو یہ بات مدنظر نہیں ہو سکتی۔ کہ اگر علم پڑھوں گا۔ تو بڑا ہو کر اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ بلکہ اس کے مدنظر صرف یہی بات ہوتی ہے۔ کہ اس وقت میری ماں یہ چاہتی ہے۔ کہ میں علم پڑھوں۔ اور میرا باپ یہ چاہتا ہے۔ کہ میں تعلیم حاصل کروں۔

اس نیت اور اس ارادہ سے اس کی قربانی ایسی ہی شاندار ہو جاتی ہے۔ جیسی وہ قربانی جو کسی دوسرے کے لئے کی جاتی ہے

بہر حال

علم حاصل کرنے کیلئے قربانی

کرنی پڑتی ہے۔ اور ہر چیز کے حاصل کرنے کیلئے قربانی ضروری ہے۔ میں نے کئی دفعہ مثال دی ہے۔ کہ بچے جھاڑیوں سے بیر کھاتے ہیں۔ جنہیں کوئی روکتا نہیں۔ مگر جھاڑیوں کے ساتھ جو کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ ان کی تکلیف بیر کھانے والوں کو اٹھانی پڑتی ہے۔

غرض چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی

قربانی کی ضرورت

ہے۔ اور جب ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے قربانی ضروری ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ کوئی بڑا انعام بغیر قربانی کے حاصل ہو جائے۔

بے شک قربانیوں سے

بڑے بڑے نتائج

نکلتے ہیں۔ مگر قربانی ہمیشہ اچھی نہیں ہوتی۔ قربانی اچھی بھی ہوتی ہے۔ اور بری بھی۔ محض جان کو خطرہ اور ہلاکت میں ڈالنا کافی نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ مگر بدترین انسان سمجھے جاتے ہیں۔ کیا

ایک چور

اپنی جان کو خطرہ میں نہیں ڈالتا۔ یقیناً ڈالتا ہے۔ اسی طرح ایک قاتل بھی اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ جس کو میں قتل کرنے چلا ہوں۔ اس کے رشتہ داروں نے اگر دیکھ لیا۔ تو مار دینگے۔ یا اگر گورنمنٹ نے پکڑ لیا۔ تو پھانسی دے دیگی۔ یہ اسے خطرہ ہوتا ہے۔ مگر باوجود اس کے ایسے لوگوں کے افعال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ کئی چور اس نقطہ نگاہ کو اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ کہ ہم قربانی کرتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اچھا کام کرتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے۔ میں نے ایک چور کو نصیحت کی۔ کہ یہ بہت برا کام ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ کہنے لگا۔ آپ بھی محنت کرتے ہیں۔ ہم بھی محنت کرتے ہیں۔ آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ مگر ہم اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ جب ہماری محنت کے ساتھ خطرہ بھی لگا ہوا ہے۔ تو پھر آپ کی کمائی تو حلال ہو گئی۔ ہماری کمائی کیوں حلال نہیں۔ تو چور اپنے آپ کو

خطرہ میں ڈالتے کیونکہ وہ اپنی کمائی کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور شاید قاتل ان سے بھی بڑھ کر اپنے فعل کو اچھا سمجھتے ہوں۔ مگر کوئی سمجھدار ان کے افعال کو اچھا نہیں کہتا۔ ہر شخص اور ہر مذہب برا کہتا ہے۔ لیکن انکے مقابلہ میں

ایک ڈاکٹر

بھی اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ طاعون کا مریض ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اس کے پاس جاتا ہے۔ حالانکہ مریض کے عزیز اور رشتہ دار پاس نہیں آتے۔ ڈاکٹر جاکر گلٹی کو ٹٹولتا ہے۔ اس کا اپریشن کرتا ہے۔ اس پر دوائی لگاتا ہے۔ اسی طرح ہیضہ کے مریض کی قے دیکھتا ہے۔ اس کے قریب اپنا منہ اور ہاتھ لے جاتا ہے۔ سل والے کے بلغم کے رنگ اور قوام کو اچھی طرح دیکھتا ہے۔ اس کا سینہ دیکھتا ہے۔ اپنے منہ کو اس کے منہ کے پاس لے جاتا ہے۔ جب اس کے حلق اور دانتوں کو دیکھتا ہے۔ اور اس طرح اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ مگر اسے کوئی برا نہیں کہتا۔ بلکہ سب اس کی تعریف کرتے ہیں۔

اب دیکھو

ایک قاتل

نے بھی اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا۔ اور ڈاکٹر نے بھی۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک کو معزز سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک کو ذلیل۔ دنیا میں جتنی قربانی کی مثالیں مل سکتی ہیں۔ ان کو اگر دیکھا جائے۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اچھی اور بری قربانیوں میں ایک ہی فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ

بُری قربانیاں

وہ ہیں۔ جن میں انسان اپنی جان کو اس لئے خطرہ میں ڈالتا ہے کہ دوسرے کی جان لے۔ لیکن

اچھی قربانیاں

وہ ہیں۔ جن میں انسان اپنی جان کو اس لئے خطرہ میں ڈالتا ہے کہ دوسروں کی جان زندہ رکھے۔ یعنی جو قربانی جان لینے کے لئے ہوتی ہے۔ وہ بری ہوتی ہے۔ اور جو جان بچانے کے لئے ہوتی ہے۔ وہ اچھی ہوتی ہے۔ دیکھو

ماں کی قربانی

کو خدا تعالےٰ نے ایسا شاندار قرار دیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے

ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہر ماں اتنی بڑی قربانی کرتی ہے۔ کہ ایک یا زیادہ جانیں پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح

ڈاکٹر کی عزت

کیوں کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ دوسروں کی جان بچاتا ہے غرض ہر ایک جو قربانی کرتا ہے۔ اس کے متعلق اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ جان لینے والی قربانی معزز نہیں سمجھی جاتی لیکن جان بچانے والی قربانی معزز سمجھی جاتی ہے۔ اس گر کو مد نظر رکھکر

موجودہ فتنہ

کو دیکھو۔ اور سوچو۔ کہ اس وقت تمہارا کیا فرض ہے۔ جب کوئی قوم اپنی حالت کو گرا ہوا سمجھتی ہے۔ مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے ابتلاء میں گھری ہوتی ہے تو اس وقت اس کے افراد کے دل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور غم و غصہ کی کیفیت پیدا ہو کر انسان کچھ کرنا چاہتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اسے

کیا کرنا چاہیئے

دنیا میں ہزاروں قومیں ایسی گذری ہیں۔ جو کچھ کرنے سے ہلاک ہوگئی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ جب عرب میں تغیر پیدا ہوا۔ اور تبدیلی رونما ہوئی۔ تو اس وقت مکہ کے لوگوں نے سمجھا ہمارے پرانے عقائد میں خلل پڑنے لگا ہے۔ ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ اس پر وہ کچھ کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور یہی ان کی ہلاکت کا باعث بن گیا۔ اگر اس وقت وہ لوگ کچھ کرنے کے لئے نہ کھڑے ہوتے۔ تو ابوجہل ابوجہل نہ بنتا۔ عتبہ عتبہ نہ بنتا۔ شیبہ شیبہ نہ بنتا۔ پس کسی قوم کو یہی مد نظر نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اسے کچھ کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی مد نظر ہونا چاہیئے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا کر کے دکھانا چاہیئے۔ ایسے

جوش کے وقت میں

اگر کوئی قوم اس لئے کھڑی ہوتی ہے۔ کہ دوسروں کی جان لے۔ تو وہ یقیناً اپنے آپ کو بدنام کر لیتی اور اپنے مدعا میں ناکام رہ جاتی ہے۔ کیونکہ جان لینے والا کبھی معزز نہیں سمجھا جاتا۔ سوائے اس کے جو اس لئے جان لیتا ہے۔ کہ دوسری جانیں بچائے۔ مثلاً ایک سپاہی ہے۔ وہ دشمن کے سپاہیوں کی اس لئے جان لیتا ہے۔ کہ اپنے اہل ملک کی جان بچائے۔ اگر وہ دشمن کو نہ مار یگا۔ تو دشمن اس کے ہم وطنوں کو قتل کر دیگا۔ اسی طرح ایک مجسٹریٹ کسی مجرم کو پھانسی کی سزا دیتا ہے۔ تو وہ بھی قابل عزت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس لئے ایک جان کو مارتا ہے۔ کہ اور لوگوں کی جانیں بچائے۔ ان حالات میں جان لینے والا دراصل جان لینے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسری جانوں کو بچانے والا ہوتا ہے۔

جب کوئی قوم خطرات کے وقت کچھ کرنے کے لئے کھڑی ہو۔ اس کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ دوسروں کی جانیں لیتی ہے۔ یا ان کی جانیں بچاتی ہے۔ اگر وہ دوسروں کی جانیں لیگی تو قطعاً

دُنیا میں رہنے کے قابل

نہ ہوگی۔ تمام دنیا مجموعی طاقت سے اس کا مقابلہ کریگی۔ اور اگر آج نہیں تو کل وہ قوم ضرور مٹ جائے گی۔ لیکن جو قوم اس لئے کھڑی ہوتی ہے۔ کہ دوسروں کے لئے اپنی جان قربان کرے۔ اور دوسروں کو بچائے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ اور اس کی عزت کی جاتی ہے۔

اس وقت میں اپنی جماعت کو خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کو عموماً یہ

نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دوسروں میں زندگی قائم رکھنے کا ذریعہ بنیں اور یاد رکھیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ قانون رکھا ہے۔ کہ جو دوسروں کی جان لینے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ مٹا دیا جاتا ہے۔ اور دیر تک نہیں رہ سکتا۔ لیکن جو دوسروں کو نفع پہنچاتا ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ وہ چیز جو نفع پہنچاتی ہے۔ اسے دنیا میں ہم قائم رکھتے ہیں۔ اور جو نہیں پہنچاتی۔ اسے نہیں رکھتے پس دنیا میں دوسروں کو نفع پہنچانے والی قومیں ہی قائم رکھی جاتی ہیں۔ اس لئے اس جھگڑے و فساد کے زمانہ میں

ہمارا فرض

ہے۔ کہ ایسے کام کریں۔ جن سے زندگی کی رو پیدا ہو۔ مثلاً لوگ روحانی طور پر مُردہ ہیں۔ اس کے لئے مسلمانوں میں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان میں قرآن کریم کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ جب ان کے قلوب میں یہ محبت پیدا ہو جائیگی تو ان کے دلوں کو ایسی تقویت حاصل ہو جائے گی۔ کہ کوئی مشکل ان کے سامنے نہ ٹھیر یگی۔ اور

روحانیت حاصل کرنیکا رستہ

بھی کھل جائیگا۔ اور وہ ہدایت سے محروم نہ رہیں گے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جو لوگ سچے دل سے مجھے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو میں اپنے تک پہنچنے کا صحیح رستہ دکھا دیتا ہوں۔ پس ضرورت یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے سچی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت اور قرآن کریم سے سچی محبت پیدا ہو جائے۔ جس کی علامت یہی کہ

اسلام کی تعلیم کے مطابق عمل

کریں۔ اگر مسلمان کہلانے والے نمازیں نہیں پڑھتے۔ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اخلاق اعلےٰ نہیں دکھاتے۔ مخلوق خدا سے ہمدردی نہیں کرتے۔ بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہتری کے لئے زندگی بسر نہیں کرتے۔ تو وہ مسلمان کیونکر کہلا سکتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے نفوس میں ہی خدا تعالیٰ کی رسول کریم قرآن کریم کی محبت پیدا کریں۔ اور جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں محبت کے نقش جمائیں۔ تب نئی زندگی حاصل ہوگی۔

صحابہ کی زندگی

دیکھو کیسی خوبصورت بات تھی۔ ایک بہت چھوٹی سی جماعت تھی۔ لیکن ان میں سے اگر ایک بھی کہیں چلا جاتا۔ تو لوگ پکار اُٹھتے۔ ان لوگوں کی اصلی زندگی ہے۔ اگر مسلمان اب بھی ایسی زندگی حاصل کر لیں۔ تو کوئی ان کو تباہ نہیں کر سکتا۔ صحابہ نے جب شام کو فتح کیا۔ تو عیسائیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ وہ کئی لاکھ تھے۔ اور مسلمان صرف ۲۰-۲۵ ہزار تھے۔ اس وقت مصلحت یہی سمجھی گئی۔ کہ یہ کچھ علاقہ خالی کر دیا جائے۔ اس وقت عیسائی وفد بن کر مسلمانوں کے پاس آئے۔ اور آکر کہا۔ اگر اخراجات کی وجہ سے آپ لوگ اس علاقہ کو خالی کرنا چاہتے ہیں۔ تو اخراجات ہم برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ لوگ یہاں سے نہ جائیں۔ اگر یا وہ اپنے ہم مذہب حکمرانوں کے خلاف مسلمانوں سے درخواست کرتے تھے۔ کہ ہم پر تم ہی حکمرانی کرو۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ مسلمانوں کے ماتحت رہکر ہمیں جس قدر آرام و آسایش حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے ہم مذہب حکمرانوں کے ماتحت رہنے میں نہیں مل سکتی۔ اگر اس وقت بھی مسلمان قرآن کریم کے ماتحت اپنی زندگی بسر کریں۔ تو دنیا ان کی زندگی کو نہایت قیمتی زندگی سمجھیگی۔ اور ان کی زندگی کو اپنے لئے باعث نجات قرار دیگی۔ پھر اگر مسلمان اللہ تعالےٰ کے منشاء اور حکم کے ماتحت

غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت

دیں۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ ان کی زندگی کی حفاظت کریگا۔ کیونکہ جو لوگ دنیا کے لئے نجات کا باعث ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو تباہ نہیں ہونے دیتا۔ جب محدود عقل اور اخلاق کے لوگ نیک انسانوں کا تباہ ہونا گوارا نہیں کرتے۔ تو خدا ایسے لوگوں کی تباہی کیوں پسند کریگا۔ اگر واقعہ میں مسلمان ادھر اپنے نفس کی اصلاح کر لیں۔ اور ادھر دنیا کی اصلاح کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ اُنہیں ہر قسم کی تباہی سے بچا لیگا پس اس جوش سے جو اس وقت مسلمانوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ مسلمان اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں۔ اپنی

اخلاقی اور روحانی اصلاح

کریں۔ لیکن اگر ان کی یہ حالت ہو۔ کہ وہ نمازیں نہ پڑھتے ہوں۔ زکوٰۃ نہ دیتے ہوں۔ روزے نہ رکھتے ہوں۔ بداخلاقیاں ان میں پائی جائیں۔ مسلمانوں سے سودا لینا وہ پسند نہ کریں۔ بلکہ دوسروں سے لیں۔ آپس میں ہمدردی اور محبت نہ ہو۔ تو پھر اپنے ہی انہیں پسند نہ کریں گے۔ دوسرے کب پسند کریں گے۔ کر دنیا میں باقی رہیں۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اپنے اخلاق و عادات میں تبدیلی پیدا کرو تا اپنوں میں ہی معزز سمجھے جاؤ۔ اور دوسروں میں بھی معزز قرار پاؤ۔ اپنے بھی تم سے پیار کریں۔ اور دوسرے بھی تم سے محبت کریں۔ اس وقت میں خصوصیت سے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے اخلاق۔ عادات اپنی زندگی

اپنے معاملات اسلام کے مطابق بنائیں۔ پھر دیکھیں دشمن بھی ان پر کس طرح گرویدہ ہوتا ہے۔

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری عمر میں مخالفت کی گئی۔ لیکن جب آپ فوت ہوئے۔ تو وہی لوگ جو زندگی میں مخالف تھے۔

تعریف کرنے کے لئے مجبور

ہو گئے۔ ذاتی اغراض کی وجہ سے زندگی میں تو مخالفت کرتے رہے لیکن جب آپ فوت ہوئے۔ تو بے اختیار ان کے مونہوں سے نکل گیا۔ آپ اسلام کے لئے ایک قلعہ تھے۔ جو اسلام کی حفاظت کر رہے تھے۔ اب لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہم سے دشمنی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ ہی کی وجہ سے

ہم سے دشمنی

کرتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق۔ آپ کے کام اور آپ کی قربانی کی وجہ سے آپ کے متعلق ان لوگوں کے دل جن کی زبانیں بدزبانی سے پُر تھیں۔ شکر گزاری اور احسان مندی سے پُر ہو گئے۔ اور آپ کی وفات پر انہیں یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اسلام کا ایک بہت بڑا جرنیل فوت ہو گیا۔ تو پھر کیا وجہ ہے اگر ہم بھی ان کے لئے

حقیقی قربانی

کریں۔ تو وہ ہم سے محبت کرنے نہ لگ جائیں۔ پس اپنے اخلاق میں ایسی تبدیلی پیدا کرو۔ کہ

دنیا کے محبوب

بن جاؤ۔ اپنے آپ کو اس طرح فنا کر دو۔ کہ دنیا تمہارے ذریعہ زندہ ہو جائے۔ اگر تم اپنے لئے اس طرح موت قبول کر لو۔ کہ دنیا زندہ ہو جائے۔ تو دشمنوں کی نظروں میں بھی محبوب ہو جاؤ گے۔ اور اپنوں اور خدا تعالیٰ کی نظر میں تو بہت ہی محبوب بن جاؤ گے۔ لیکن جب تک اپنے اندر خاص اصلاح اور تبدیلی نہ پیدا کرو۔ اور ایسی قربانی اختیار نہ کرو جس سے لوگوں کو زندگی حاصل ہو۔ اس وقت تک نہ اپنوں میں معزز سمجھے جاؤ گے۔ نہ بیگانوں میں پس

اے دوستو

ان واقعات سے جو ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف ہو رہے ہیں۔ اگر تم میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ تو اس سے اپنے معاملات عادات۔ اخلاق۔ اور نفوس کی اصلاح کا کام لو۔ اللہ تعالےٰ اس کے رسول اور اس کے دین کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اس کے شعائر سے ایسا عشق دکھاؤ۔ کہ اس عشق کی آگ ان سب اشیاء کو جلا کر راکھ کر دے۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں حائل ہوں۔ اگر تم دنیا کی بہتری اور بھلائی کے لئے اس قدر کوشش کرو گے۔ تو لوگ اتنے [illegible] اندھے نہیں ہیں۔ کہ تمہاری قربانیاں

اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنیکا اقرار

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی درخواست

بحضور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الموعود والمہدی المعہود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سیدنا و مولانا۔ السلام علیکم:-

حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۶ء جو ۶ مئی کے اخبار الفضل میں چھپا ہے۔ ہم لوگوں نے پڑھا یا سُن لیا ہے۔ اس کی تعمیل میں ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ خدمت دین کے لئے جس قسم کی بھی قربانی کا حضور ہم سے مطالبہ فرمادیں۔ اس کے کرنے کے لئے ہم لوگ بدل و جان حاضر ہیں۔ اور حتی المقدور کسی قسم کا عذر پیش نہیں کرینگے۔

خان صاحب منشی فرزند علی ہیڈ اسسٹنٹ آرسنل۔ منشی نورالدین ہیڈ ڈرافٹسمین محکمہ بارک ماسٹری۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن سب اسسٹنٹ سرجن۔ میاں غلام رسول ملازم ریلوے۔ منشی نواب الدین کلرک آرسنل۔ بابو غلام مصطفےٰ کلرک آرسنل۔ بابو انشاءاللہ خان کلرک آرسنل۔ فقیر عالم امیدوار ملازمت۔ میاں عبدالغفور ملازم قلعہ۔ میاں محمد ایوب ملازم قلعہ۔ حافظ مغل دین ملازم قلعہ۔ ملک عبدالستار کلرک آرسنل۔ بابو محمد حسین کلرک ملٹری اکونٹس۔ بابو خیر دین کلرک آرسنل۔ بابو فضل الٰہی کلرک ایم۔ ٹی کمپنی۔ بابو محمد شریف کلرک آرسنل۔ شیخ غلام محمد صاحب قریشی افیسر منشی۔ بابو عبدالواحد کلرک۔ سی۔ ٹی۔ ڈبلیو ڈی آفس۔ بابو ظہور احمد خان کلرک ایم۔ ٹی کمپنی۔ حوالدار میجر شیر محمد خان ایم۔ ٹی کمپنی۔ بابو کریم بخش کلرک آرسنل۔ مرزا محمد حسین کلرک آرسنل۔ بابو ظہیر احمد کلرک آرسنل۔ بابو احمد جان خان کلرک آرسنل۔ میاں فضل دین تاجر صدر بازار۔ میاں نبی محمد تاجر۔ میاں محمد عمر درزی۔ بابو محمد عبداللہ کلرک آرسنل۔

تبلیغ اسلام میں حصہ لینے والے اصحاب

مندرجہ ذیل اصحاب نے تبلیغ اسلام میں انجمن احمدیہ صدر گوگیرہ کے ذریعہ حصہ لیا۔ جن کے ہم تہ دل سے ممنون ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

(۱) سید محمد شاہ صاحب پٹواری ہتر (۲) شیخ نذیر احمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل تھانہ صدر گوگیرہ حال منٹگمری ٹاؤن۔ (۳) بھائی عبدالرحمٰن مدد محرر تھانہ صدر گوگیرہ (۴) چوہدری محمد شفیع صاحب پٹواری :- (خاکسار سید محمد حسین سکرٹری دعوۃ و تبلیغ صدر گوگیرہ)

احمدی مبلغین کی خدمات اسلام

ترقی اسلام

(لودھراں میں لیکچر)

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ ۱۰ رمئی کو تشریف لائے۔ ۷ بجے شام سے لے کر ۹ بجے رات تک ان کا لیکچر ترقی اسلام پر ہوا۔ ہندو و مسلمان علاوہ احمدیہ جماعت کے کثرت سے جمع تھے۔ بہت ہی دلچسپی سے لیکچر لوگوں نے سنا۔

محمود خاں سکرٹری جماعت احمدیہ لودھراں

اشتراک فی العمل کی تحریک

(قصور میں لیکچر)

۱۲ رمئی جناب مولوی اللہ دتا صاحب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور سردار احمد صاحب نومسلم وارد شہر قصور ہوئے۔ بعد نماز مغرب جناب مولوی غلام رسول صاحب نے اتحاد بین المسلمین پر بیان فرمایا۔ کہ ہم کس طرح اختلاف رکھتے ہوئے اشتراک فی العمل کرسکتے ہیں۔ بعد میں جناب مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریر فرمائی۔ دوسرے دن بعد مغرب شروع ہو کر ۱۲ بجے رات کے قریب تک جلسہ جاری رہا۔ سامعین کی تعداد ۷۰۰ کے قریب تھی۔ کئی رؤسائے شہر اور کثرت سے معززین شامل جلسہ ہوئے۔ بالخصوص میاں فضل الدین صاحب رئیس قصور۔ میاں غلام محی الدین صاحب مینیجر سنٹرل فلور ملز قابل ذکر ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ جلسہ بڑی کامیابی اور امن سے ختم ہوا۔ افسوس ہے۔ کہ قصور میں بعض مولویوں نے مخالفت میں آواز اٹھائی۔ اور لوگوں کو لیکچروں میں جانے سے روکا

خاکسار محمد صالح سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ شہر قصور

اسلام ہندوستان سے نہیں مٹ سکتا

(حیدرآباد میں لیکچر)

حیدرآباد سندھ کی مسلم انجمن نصرت اسلام کی درخواست پر مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ ۱۳ رمئی ۱۹۲۷ء کو حیدرآباد میں تشریف لائے۔ آپ کی رہائش کا انتظام جناب سیکرٹری صاحب انجمن کے مکان واقع صدر بازار حیدرآباد میں کیا گیا۔ جناب مولانا صاحب نے ہوم سٹیڈ ہال میں جو حیدرآباد میں پبلک جلسہ گاہ ہے۔ اسلام کے اصولوں اور ان کے فوائد پر لیکچر دیا۔ لیکچر ہال میں پانچ سو کے قریب ہر مذہب و ملت کے آدمی جمع تھے۔ دوران لیکچر میں جو متواتر ۳ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ کسی صاحب نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی۔ لیکچر کے بعد مولانا صاحب نے فرمایا۔ اگر کسی صاحب کو اعتراض کرنا ہے۔ تو بڑی خوشی سے کرے۔ ہم ان کا جواب دینگے۔ لیکن کسی صاحب نے کوئی بھی اعتراض نہ کیا۔ لیکچر کے بعد پریذیڈنٹ صاحب جلسہ جناب ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نومسلم نے مسلمانان حیدرآباد کی طرف سے مولانا کا شکریہ ادا کیا۔

بتاریخ ۱۴ رمئی ۱۹۲۷ء ہفتہ کی شام کو پھر اسی لیکچر ہال میں "ہندو مسلم اتحاد قائم کرنے کے لئے کونسے ذرائع مفید ہیں" پر لیکچر ہوا۔ مولانا نے متواتر دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں ہندو پبلک کو اچھی طرح سمجھا دیا گیا۔ کہ اسلام ہندوستان سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔ کوئی ہستی ہمیں گنگا کے متبرک کناروں سے نہیں ہٹا سکتی۔ جو ہندو یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو یا تو ہندو بنالو۔ یا ان کو ہندوستان سے باہر نکال دو۔ وہ ایک بے ہودہ کوشش کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہ ہوگا۔ حاضرین کی تعداد چھ سات سو کے قریب تھی۔ جس میں ہندو سکھ مسلمان موجود تھے۔ پبلک احمدیہ جماعت کی تبلیغی کوششوں کو دیکھ کر حیران تھی۔ کہ احمدیہ جماعت نے کہاں کہاں کتنی کتنی مصائب اٹھا کر اسلام کی تبلیغ کی ہے۔ لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ صرف ایک احمدیہ جماعت ہی ہے۔ جو مسلمانوں میں زندہ اسلام رکھتی ہے۔ اور جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ میں انجمن احمدیہ کوٹڑی کی طرف سے جناب سیکرٹری صاحب انجمن نصرت اسلام خانصاحب گل باز خاں صاحب کا جو اسلام کے لئے اپنے دل میں ایک خاص درد رکھتے ہیں۔ و دیگر ممبران انجمن کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مولانا نیرؔ کے لیکچر کرانے کے لئے بہت مدد دی۔ مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ بھی انجمن ہذا ہماری اسی طرح مدد کیا کریگی۔ والسلام

خاکسار محبوب عالم۔ از حیدرآباد

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

(فیروزپور میں لیکچر)

۱۴ رمئی ۱۹۲۷ء تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ممبر لیجس لیٹو کونسل پنجاب کی زیر صدارت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے "صحابہ کرام کی کامیابی کا راز" پر تقریر کی۔ جس میں مسلمانوں کو صحابہ کے نقش قدم پر چل کر کامیاب ہونے کی تلقین کی۔ پھر مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل نے "ہندو مسلم تعلقات کی کشیدگی کا صحیح علاج" پر تقریر کی۔

۱۵ رمئی کو پہلا اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب پیر اکبر علی صاحب نے جماعت احمدیہ کو چند ضروری باتوں کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی تقریر "اسلام کے احسانات غیر اقوام پر" بیان فرمائی۔

دوسرا اجلاس پانچ بجے شام کو ہوا۔ اس میں شیخ سردار احمد صاحب نومسلم نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے اور آپ کے اسلامی عبادات بجالانے کی بابت ثبوت پیش کئے۔

شیخ صاحب کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے چند ایک غیر مذاہب کے حملے اسلام پر بتلائے۔ اور ان کے جواب دیئے۔

آخری اجلاس ۹ بجے شام ہوا۔ مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری نے "مسلمانوں میں اشتراک فی العمل کی ضرورت" پر لیکچر دیا۔ جس میں بتایا۔

(۱) غیر مذاہب کے لوگ اسلام پر ناجائز حملے کر رہے ہیں۔ اس لئے آج ہمارا فرض ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم کو روز روشن کی طرح ظاہر کردیں۔ اور مخالفوں کے اعتراضات کا دفعیہ کریں۔

(۲) مسلمانوں کو آج اسلام کی تبلیغ و اشاعت غیر قوموں میں کرنی چاہیئے۔

(۳) مرتد ہونے والے عالم فاضل نہیں ہوتے۔ بلکہ عوام طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ پس عالم فاضل لوگوں کا کام ہے۔ کہ ان کو اسلام کی تعلیم سے واقف کریں۔ پیشتر اس کے کہ وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے ارتداد کو اختیار کریں۔

(۴) غیر مسلم قومیں جو تحریکات سیاسی اور تمدنی طور پر کر رہی ہیں۔ ان کا انسداد کریں۔ ہندو عیسائی تحریکات کا مقابلہ کیا جائے۔

(۵) غیر قوموں میں تبلیغ کریں۔ بالخصوص اچھوت اقوام میں۔

(۶) مسلمانوں کی بہبودی کے لئے متحد ہو کر ہر ممکن کوشش کریں ملازمت کیلئے۔ عہدوں کے لئے مالی اور تجارتی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور بے کاروں کو کام پر لگائیں۔

آخر میں فرمایا۔ کہ میں دو باتوں کو پیش کرتا ہوں (۱) غیر مسلموں کے مقابلہ پر ایک ہو جائیں۔ (۲) چھوت چھات پر عمل کریں۔ بھوکے رہیں پیاسے رہیں۔ لیکن ہندو کے ہاتھ کا نہ کھائیں۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد پیر اکبر علی صاحب نے جماعت احمدیہ فیروزپور کی طرف سے سب صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

اس جلسے میں پہلے جلسوں کی نسبت جو نئی بات تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنۃ اماء اللہ کے ایماء سے صیغہ طعام کا انتظام مستورات کے سپرد کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے اس فرض کو نہایت خوبی سے نبھایا۔ میں ان سب احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو ہمارے اجلاس میں شامل ہوئے۔ خاص طور پر شیخ محمد حسین صاحب وکیل۔ شیخ نصیر احمد صاحب۔ منشی محمد دین صاحب اکونٹنٹ میونسپل کمیٹی۔ شیخ احمد علی صاحب اور ممبران انجمن اتحاد و ترقی فیروزپور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو ہمارے اکثر جلسوں میں شریک ہوتے رہے۔

خاکسار محمد اسماعیل عفی عنہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ فیروزپور

سندھ میں تبلیغ اسلام؛

(کراچی میں لیکچر)

جناب مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ اسلام مغربی افریقہ و لنڈن کی آمد کراچی سے فائدہ اٹھا کر جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کے ذریعہ انگریزی اور اردو مضامین پر تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان تقاریر کی پہلی قسط ینگ مین محمڈن ایسوسی ایشن کے وسیع ہال میں زیر صدارت سیٹھ حاکم بھائی صاحب جو کراچی کے ایک متمول تاجر اور اعلیٰ قابلیت کے بزرگ ہیں شروع ہوئی۔ بمضمون بیسویں صدی کا مذہب تھا جو انگریزی زبان میں ادا کیا گیا۔ ان تقاریر کی اطلاع پبلک میں بذریعہ پمفلٹ اور اخبارات کی گئی۔ وقت مقررہ پر ۸ بجے لیکچر شروع ہوا۔ مقرر صاحب نے نہایت ہی فصاحت اور بلاغت سے اپنی تقریر شروع کی۔ سامعین پر سناٹے کا عالم چھا گیا۔ اس سے پیشتر ایسی پر مغز اور پر معارف تقریر انگریزی زبان میں نہ ہوئی تھی۔ سامعین پر پنج ارکان اسلام کی فلاسفی بین دلائل کے ساتھ پیش کی گئی۔ اور نماز روزہ۔ زکوٰۃ و حج کے فضائل ایسے عالمانہ طور سے پیش کئے گئے۔ کہ سامعین محو حیرت بنے رہے۔ آخر میں فاضل مقرر نے بتایا۔ کہ موجودہ مصائب اور پر آشوب زمانہ میں اگر کوئی مذہب تسکین کا موجب ہو سکتا ہے۔ تو وہ اسلام ہی ہے ؛

دوسری تقریر اردو میں زیر صدارت جناب حاجی میر محمد صاحب بلوچ ممبر لیجس لیٹو کونسل بمبئی ہوئی۔ جس میں جناب فاضل لیکچرار نے وہ معارف کے دریا بہائے۔ کہ ہر ایک شخص کی زبان سے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے الفاظ نکل رہے تھے۔ لیکچر ختم ہونے پر جناب پریذیڈنٹ صاحب نے فاضل لیکچرار کا شکریہ ادا کیا ؛

تیسرے روز کی کارروائی زیر صدارت جناب ماسٹر محمد خان صاحب بیرسٹر ایڈیٹر خورشید خاور شروع ہوئی۔ جس میں مغربی افریقہ میں تبلیغی نظارے بذریعہ میجک لینٹرن دکھائے گئے۔ حاضرین جلسہ میں شہر کے عمائدین اور رؤسا شامل تھے۔ اور بعض سکولوں کے طلباء بھی معہ اپنے ماسٹر صاحبان کے شامل ہوئے۔

اختتام پر جناب پریذیڈنٹ نے فرمایا۔ اب مولانا عبد الرحیم کی شخصیت بیری کسی تعارف کی محتاج نہیں رہی ہے۔ آپ نے اسلام کو جس خوبصورتی اور جرأت کے ساتھ ممالک غیر میں پیش کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اور استدعا ہے۔ کہ مولانا صاحب واپسی پر اسی راستہ آئیں۔ اور ہمیں ایک دفعہ پھر اپنی تقریروں سے مستفید ہونے کا موقعہ دیں ؛

شیخ عبد المجید جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم۔ ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۲۵۸ بابت ۱۹۲۷ء

جانن رام ولد ٹھاکر داس قوم سود ساکن ڈھوسال تحصیل ترنتارن۔ مدعی ؛

بنام

ادھم سنگھ ولد دوگل سنگھ بجال سنگھ ولد جیون سنگھ اقوام جٹ ساکن شبرون تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ ؛

دعویٰ ؍۱۵۰ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ادھم سنگھ۔ بجال سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ادھم سنگھ بجال سنگھ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ادھم سنگھ بجال سنگھ مذکور بتاریخ ۸ ۷/۲۷ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کرے گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۸ ۵/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۲۰۵ بابت ۱۹۲۷ء

گنڈا سنگھ۔ ولد دیال سنگھ۔ ذات جٹ ساکن سرہالی کلاں تحصیل ترنتارن۔ مدعی ؛

بنام

ساون ولد منو ذات چہرہ۔ ساکن سرہالی کلاں۔ تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ ؛

دعویٰ ؍۹۰ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ساون ولد منو قوم چہرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام ساون مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ساون مذکور بتاریخ ۲ ۷/۲۷ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ؛

آج بتاریخ ۷ ۵/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم۔ ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۳۲۶ بابت ۱۹۲۷ء

وندر سنگھ صوبہ دار پنشنر ولد گلاب سنگھ قوم جٹ ساکن موضع دلاولپور تحصیل ترنتارن۔ مدعی ؛

بنام

مہندو ولد ماہنا قوم خاکروب ساکن دلاولپور۔ تحصیل ترنتارن مدعا علیہ ؛

دعویٰ مبلغ ؍۲۲۰ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مہندو ولد ماہنا قوم خاکروب مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مہندو مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مہندو مذکور بتاریخ ۲ ۷/۲۷ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۷ ۵/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

مقدمہ دیوانی [illegible] بابت ۱۹۲۶ء

دیادا سنگھ ولد لہنا سنگھ ذات جٹ برج رائیکے۔ تحصیل ترنتارن۔ مدعی ؛

بنام

کنھا سنگھ ولد شیر سنگھ ذات چوہڑہ ساکن برج رائیکے۔ تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ ؛

دعویٰ ؍۱۲ ۳۶۸ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کنھا سنگھ شیر سنگھ ذات چوہڑہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام کنھا سنگھ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کنھا سنگھ مذکور بتاریخ ۲ ۷/۲۷ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کرے گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ؛

آج بتاریخ ۱۷ ۵/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

(اشتہارات)

۸ اپریل کے الفضل میں ایک ضروری خبر

جناب اڈیٹر صاحب الفضل ۸ اپریل کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں۔ "میری والدہ صاحبہ نے جنکی آنکھوں میں خارش اور پانی بہنے کی تکلیف تھی منیجر صاحب نور اینڈ سنز کا موتی سرمہ استعمال فرمایا۔ اور چندہی دنوں نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ اس طرح مجھے ذاتی طور پر اس سرمہ کے مفید اور نفع رساں ہونے کا علم ہوا جس کا میں بڑی خوشی سے اظہار کرتا ہوں۔ تا بشرضرورت منداصحاب بھی اس مفید چیز سے فائدہ اٹھائیں" یہ سرمہ پانی بہنے اور خارش چشم کے علاوہ ضعف بصر۔ ککرے۔ پھولا۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ گوانجنی۔ رتوند۔ ناخونہ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ۔ محصولڈاک علاوہ ؛

المشتہر:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

مکان کے لئے موقعہ کی زمین

محلہ دارالعلوم میں بابو رحمت اللہ صاحب کے مکان کے بالمقابل لب سڑک کچے تالاب کے متصل بجانب شمال ۲ کنال قطعہ زمین فروخت ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں خریدلیں۔ نرخ قریباً چالیس روپیہ فی مرلہ۔ خط وکتابت سے فیصلہ کرلیں۔

د معرفت اکمل قادیان

بے اولادوں کو اولاد

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کرکے مایوس ہوگئی ہیں۔ تو آئیں کرمداد الدصاحبہ سے علاج کراکے اولاد حاصل کریں۔ دائی صاحبہ قریباً ۲۰ سال سے نہایت کامیابی سے علاج کررہی ہیں اور اس عرصہ میں بے شمار بے اولاد عورتیں اولاد حاصل کرچکی ہیں۔ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھودیں۔ اور آج ہی ایک کارڈ لکھدیں۔ قیمت فائدہ کے لحاظ سے بہت کم یعنی مکمل بکس صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک ؛

نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائیں گے ؛

پتہ

سید خواجہ علی قادیان پنجاب

نکاح کی ضرورت

میرے ایک احمدی دوست کو جو نہایت مخلص تعلیم یافتہ ہے اور روزگار بڑا معقول ہے نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے۔ لڑکی قوم کی سید تعلیم یافتہ۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور امور خانہ داری سے واقف ہو۔ البیلا یک احمدی لڑکی تعلیم یافتہ کے لئے رشتہ درکار ہے۔ جو قوم شیخ قانونگو سے ہے۔ حاجتمند لوگ ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں ؛

شیخ سمیع اللہ احمدی کلرک اکھنور علاقہ جموں۔

سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے

مت ڈرو

قرص دافع زہر بچھو وسانپ تیار ہوگئے ہیں۔ چونکہ موسم گرما میں بچھو و سرما میں سانپ کی کثرت ہوجاتی ہے۔ جس کے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بروقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی نہیں ہوتی ہے لہذا پبلک کے نفع و آرام کی خاطر یہ قرص جو سانپ اور بچھو کے زہر بے اثر کو دور کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہوکر آرام ہونے لگتا ہے مشتہر کئے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا کا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے تاکہ وقت بے وقت رات بے رات کام آوے۔ قیمت ۱۲ قرصوں کی ۱ روپیہ معہ ترکیب استعمال۔ خرچ پارسل بذمہ خریدار ؛

نوٹ:۔ فرمائش کے ہمراہ ٹکٹ لفافہ میں بند کرکے روانہ فرمادیجئے۔ ورنہ تعمیل نہیں کی جائیگی ؛

المشتہر

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپال شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن

565

اشتہار

(۱) جن عورتوں کے حمل گرجاتے ہوں۔ (۲) جن کے بچے پیدا ہوکر مرجاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ ؏ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت ؛

سرمہ نورالعین

اس کے اجزا موتی وماہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال ازسرنو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عے) ؛

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن اور جگر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (صہ) ؛

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہوجاتے ہیں اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ؛

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور۔ عام طور پر شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ کہ ہندو بے گناہ مسلمانوں کو مقدمات میں پھنسا رہے ہیں اور تفتیش کنندہ افسر چونکہ زیادہ تر ہندو ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو زیر حراست لیتے وقت بھی چنداں غور و فکر نہیں کیا جاتا۔ اس صورت حالات نے مسلمانوں کو سخت مضطرب کر رکھا ہے۔

—— مسلم ریلیف کمیٹی نے گورنر پنجاب، سر جیوفرے ڈی مانٹ مورنسی، انسپکٹر جنرل پولیس، کمشنر لاہور۔ ڈپٹی کمشنر سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس مضمون کا تار دیا ہے "مسلمانوں میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ بے گناہ مسلمان گرفتار ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے کئی مقدمہ میں ہندوؤں یا سکھوں کے خلاف شہادت دی ہے انہیں ستایا اور دھمکایا جا رہا ہے۔ لوگوں کو کئی کئی روز تک بے جا حراست میں رکھا جاتا ہے۔ اعلیٰ افسران تفتیش تقریباً ہندو ہیں۔ مسلمان سراسیمہ اور پریشان ہو رہے ہیں۔

—— اقبال جسے مسٹر فیلبوس نے مسمات سرن کور کے معاملے میں چھ ماہ قید کی سزا دی تھی۔ اور میعاد سزا کے بعد ایک سال کے لئے ضمانت اور مچلکہ طلب کیا تھا۔ اس کی اپیل سشن جج کی عدالت میں دائر ہو گئی ہے۔ عدالت نے ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— لنڈن ۱۹ مئی۔ آج دارالعوام میں مسٹر لنسبری کو جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے کہا۔ کہ حکومت مسٹر سوباش چندر کے سوا دیگر نظربندان بنگال کو رہا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اور نہ ابھی آرڈیننس کے نفاذ کو دور کرنے کے مسئلہ پر غور کیا گیا ہے۔

—— شملہ ۲۰ مئی۔ یکم اگست سے مسٹر ای برڈن فنانس سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

—— بمبئی ۲۰ مئی۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پاس شدہ ریزولیوشن سے کٹر کانگریسی حلقوں میں پروٹسٹ ہوا ہے بلکہ بعض نے تو یہ تجویز کیا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ایک خاص اجلاس طلب کر کے مجلس عاملہ سے جواب طلب کیا جائے۔

—— ہز ہائی نس گائیکواڑ بڑودہ نے ریاست بڑودہ کی حدود کے اندر سکولوں میں ہندی کی لازمی تعلیم کے متعلق اعلان جاری کیا ہے۔

—— ٹریونیڈرم ۱۸ مئی کو ٹیم (ٹراونکور) سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک نمبودری برہمن کو برادری سے اس لئے خارج کر دیا گیا ہے۔ کہ اس نے بیماری کی حالت میں مچھلی کا تیل پی لیا تھا۔

—— بمبئی ۱۹ مئی۔ ڈاکٹر مونجے نے سنگھٹن اور شدھی کی تحاریک کے سلسلہ میں گجرات (کاٹھیاواڑ) کا دورہ شروع کر دیا ہے۔

—— کانگریس کی طرف سے جو بلی وفد چین جا رہا ہے۔ اس کے رئیس جناب شعیب قریشی ہوں گے۔

—— مہاراجہ کشمیر نے وزیر صوبا رام اور مسٹر پیارے کشن کو اظہار خوشنودی کے طور پر ایک ایک موٹر قیمتی بیس ہزار روپیہ عطا کی ہے۔

—— پانی پت ۲۰ مئی۔ ۱۸ مئی کو مسلمان پانی پت کا ایک عام اجلاس جامع مسجد میں انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں مسٹر لطیفی ڈپٹی کمشنر کے اس اعلان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی کہ آئندہ عید الضحے کے موقع پر قربانی کا لائسنس ۲۴ گلیوں کے لئے منظور کیا گیا ہے۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تیسرے درجے کے مسافروں کی سہولیت کیلئے لاہور میں انکوائری کلرک مقرر کئے ہیں۔ جو کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کو ہر قسم کی واقفیت بہم پہنچا سکیں گے۔

—— مکڑی کی فوج وزیرستان میں بھی پہنچ گئی ہے۔ جو تقریباً دو میل میں پھیلی ہوئی ہے۔ محسود لوگ اسے بوریوں میں بھر کر لے جاتے ہیں۔ اور بھون کر کھاتے ہیں۔

—— لاہور ۲۲ مئی۔ حویلی کابلی مل کے تین مسلمانوں کے قتل کے سلسلہ میں ۸ سکھوں کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ وہ اب ۲۵ مئی پر ملتوی ہو گیا ہے۔

—— جامع مسجد [illegible] جمعہ [illegible] نماز جمعہ کے بعد ۸۰ [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

—— ہندوستانی حجاج کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے کہا۔ کہ مجھے اس سال کی تعداد معلوم نہیں سال گذشتہ انتظامات درست تھے۔ اس سال بھی کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی جس سے معلوم ہو کہ انتظام اچھا نہیں۔

—— رگبی ۱۵ مئی۔ اگر موسم اور دیگر حالات مساعد ہوئے تو لفٹننٹ کار اور لفٹننٹ گلیٹر کل اپنی پرواز شروع کر دینگے اور چار ہزار میل کا سفر صرف ۴۰ گھنٹہ میں بغیر کسی جگہ رکنے کے طے کریں گے۔

—— نیو آرلینیس ۱۵ مئی دریائے مسی سپی کی طغیانی میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا تھا۔ ان کی امداد کے لئے جس قدر سرمایہ اب تک فراہم ہوا ہے۔ اس کی میزان ایک کروڑ ۵ لاکھ ڈالر ہے۔

—— ٹوکیو ۱۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتفاقی طور پر کہر پڑ جانے کی وجہ سے شہتوت کے درختوں کو اس قدر صدمہ پہنچا ہے۔ کہ ان سے دو کروڑ ۳۰ لاکھ ین کا نقصان

—— برلن ۱۶ مئی۔ ریشتاغ نے تحفظ جمہوریت کے قانون میں دو سال کی مزید توسیع کی تحریک دوسری دفعہ پاس کر دی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ قیصر مزید دو سال کے لئے برلن نہ آ سکیگا۔

—— عدالت نے مس وایولٹ گبس کو فاتر العقل قرار دیا ہے۔ جس نے سائنور مسولینی پر پستول سے حملہ کیا تھا۔ اور اب اسے انگلستان بھیج دیا گیا۔

—— نیپلس ۱۰ مئی۔ اطالیہ کا برباد شدہ شہر ہرکیولینیم جو ویسوویس کی آتش فشانی کے دامن میں واقع ہے۔ یہ سنہ ۷۹ء میں پہاڑ مذکور کی آتش فشانی سے برباد ہو گیا تھا۔ جسے لاوا اور آتش فشانی مادہ نے ڈھک لیا تھا۔ اب لاوا وغیرہ ہٹا کر شہر کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خود شاہ اطالیہ نے کھدائی کی رسم شروع کرنے میں شرکت کی۔

—— امریکہ میں ۳۲ ہزار اور انگلستان میں ۱۳ ہزار روزانہ اخبارات نکلتے ہیں۔

—— قاہرہ ۲۰ مئی۔ کل شام مصر کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ زغلول پاشا کرسی صدارت کو رونق بخش رہے تھے۔ قوم پسند ارکان نے نہایت تیز تقریریں کیں۔ ایک [illegible] پر بحث کرتے ہوئے خوب ہی کھری کھری سنائیں [illegible] کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے [illegible] تسلیم کر لینا چاہیئے [illegible] ایک ایسا لفظ ہے۔ جو [illegible] نہیں۔

—— لنڈن ۱۹ مئی۔ مشہور ہوا باز [illegible] طیارہ کو جس کے انجن میں ۸۵ گھوڑوں کی طاقت [illegible] کی بلندی تک لے گئی۔ اور دو گھنٹے ۲۳ منٹ [illegible] ہی بلندی پر پرواز کرتی رہی۔ اس خاتون نے [illegible] کے کمال بھی کر رکھے ہیں۔

—— کیپ ٹاؤن ۱۷ مئی۔ جنوبی افریقہ کے مجوزہ قومی [illegible] کی صورت یہ ہے۔ کہ سبز کپڑے پر یونین جارج کا [illegible] بنایا جائیگا۔ یونین جیک محض یادگار کے طور پر تقریبات میں استعمال ہوگا۔ مثلاً ملک معظم کے یوم ولادت۔ یوم اتحاد [illegible] کے پہلے دوشنبہ کی تقریبات پر اڑایا جائیگا۔ اس کے علاوہ دونوں کا تقرر گورنر جنرل کے ہاتھ میں ہوگا۔

—— ماسکو ۱۷ مئی۔ حکومت سوویٹ نے ارکوس کمپنی کی عمارت پر چھاپہ کے مارے جانے کے متعلق جو احتجاجی یادداشت انگلستان کو بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اقتصادی تعلقات کو تازہ کرتے وقت ہم نے خصوصیت سے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ ہماری تجارتی انجمنوں کو خاص مراعات حاصل رہیں گی۔ اور عہد نامہ کا منشاء یہی ہے۔ جس کی انگریزی حکومت نے سخت توہین اور خلاف ورزی کی ہے۔

(مفتی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)